رات میں امام صلاۃ التوبہ کی نماز میں جہری قراءت نہ کرے، تو نماز کا کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12972

تاریخ اجراء: 10 صفر المظفر 1445ھ/28 اگست 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عشاء کی نماز کے بعد صلاۃ التوبہ کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جائے، لیکن اس نماز میں امام جہری قراءت نہ کرے۔ تو کیا نماز درست ادا ہو جائے گی یا مکروہِ تحریمی ہو گی؟ کیا اس نماز میں جہری قراءت کرنا واجب ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

رات میں نوافل کی ادائیگی اگر جماعت کے ساتھ ہو تو امام پر جہر یعنی بلند آواز سے قراءت کرنا واجب ہے، لہذا پوچھی گئی صورت میں امام نے قصداً واجب کو ترک کیا ہو تو نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعادہ ہو گی۔ اور اگر امام نے بھول کر اس واجب کو ترک کیا ہو پھر سجدہ سہو بھی نہ کیا ہو تو بھی نماز واجب الاعادہ ہو گی۔

رات کے نوافل جماعت سے ادا کیے جائیں تو امام پر جہر واجب ہے۔ جیسا کہ بحر الرائق میں ہے: "**والمتنفل بالليل** مخير بين الجهر والاخفاء إن كان منفردا، **أما إن كان إماما فالجهر واجب۔**" یعنی رات میں نفل پڑھنے والے منفرد نمازی کو جہری اور سری قراءت کرنے کا اختیار ہے، اگر وہ نمازی امام ہے تو (رات کے نوافل میں اس پر) جہری قراءت واجب ہے۔ (البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 355، دار الکتاب الإسلامي)

درِ مختار میں اس حوالے سے مذکور ہے: "فلو ام جهر لتبعية النفل للفرض، "زيلعی"" یعنی اگر امام ہو تو فرض کے تابع ہونے کی وجہ سے نفل میں بھی جہر کرے۔

(فلوام) کے تحت فتاوی شامی میں ہے:"ای فلو صلی المتنفل باللیل اماماً جھر۔" ترجمہ:"یعنی اگر رات میں نفل پڑھنے والا امام ہو تو جہری قراءت کرے۔" (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 533، مطبوعہ بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے:"دن کے نوافل میں آہستہ پڑھنا واجب ہے اور رات کے نوافل میں اختیار ہے اگر تنہا پڑھے اور **جماعت سے رات کے نفل پڑھے تو جہر واجب ہے۔**" (بہار شریعت، ج 01، ص 545، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:"**اگر امام اُن رکعتوں میں جن میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔** جیسے ظہر و عصر کی سب رکعات اور عشاء کی پچھلی دو اور مغرب کی تیسری، اتنا قرآن عظیم جس سے فرض قراءت ادا ہوسکے (اور وُہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب میں ایک آیت ہے) **بھول کر بآواز پڑھ جائیگا تو بلاشبہ سجدہ سہو واجب ہو گا، اگر بلا عذرِ شرعی سجدہ نہ کیا یا اس قدر قصداً بآواز پڑھا تو نماز کا پھیرنا واجب ہے** ۔۔۔بحر الرائق و عالمگیری میں ہے: لا یجب السجود فی العمد وانما یجب الاعادۃ جبر النقصانہ (یعنی عمداً (ترک واجب سے) سجدہ سہو واجب نہیں، سجدہ سہو تو کمی کو ختم کرنے کے لئے واجب ہوتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 06، ص 251-52، رضا فاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net